

عليه الرحمة

امام احمد رضا

۱۹۱

رحمة الله  
عليهم اجمعين

مجاذیب

مقرر عصر  
سید صابر حسین شاہ بخاری قادری



رضا اکیڈمی لاہور

## انتساب

بنام مجذوب زمانہ حضرت سید عبداللہ شاہ کاظمی  
مجلد تو پی ٹم کا مروی علیہ الرحمۃ - (م ۱۹۳۵ء)

سید صابر حسین شاہ بخاری

## نشان منزل

وہی الفسکیم افلا تبصرون

اللہ تعالیٰ کی صنعت گری اور نوع پر نوع تخلیقات کا ظہور اس کی خصوصی  
حکمت پر مبنی ہے کیونکہ "العمل الحکیم لایخلو عن الحکمة" تو خالق عقل و دانش،  
صانع علم و حکمت کا ہر فعل بلا شبہ اپنے اندر ہزار ہا حکمتیں لے ہوئے ہے خواہ کوئی اسے پا  
سکے یا نہ۔ وہی ہے جو ظاہری و باطنی صورتوں کی تخلیق میں ماورئیں ہی فرما دیتا ہے۔

هو الذی یصور کما فی الازحام کشف ینشاء

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

و بد نفقہ را صورتے چوں پیری  
کہ کر دست بر آب صورت گری  
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ  
مکمل لعل در شاخ پیروزہ رنگ  
ازاں قطرہ اولوئے لالہ کند  
دزیر صورتے سرد بالا کند  
با مرش وجود از عدم نقش بست  
کہ داند جز او کہ دوان از نیست بست  
(پہستان ص ۳)

مجذوب بھی اسی کی ایک عمدہ تخلیق ہے۔ وہ ابتدائے آفرینش سے ہی اس کے  
منتخب ہیں وہ عشق و مستی کی ان اعلیٰ منازل پر تازہ ہوتے ہیں کہ عام انسان ان کی گرد و راہ

تک بھی نہیں پہنچ پاتے، ان کی حقیقت سے وہ آتشا ہوتے ہیں مہذب کی ظاہری حالت مسک زدہ ہوشی سے عبارت ہوتی ہے مگر باطن ان کا بجز مکاشفہ سے پر ہوتا ہے بارگاہ الہی میں ان کی جہلیت مسلم ہے سنا عالم، فخر صاوق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، ہونٹ خشک ان کا لباس گرو وغیرہ سے اٹا ہوا لوگوں کی نگاہ میں ناپسندیدہ مگر خالق حقیقی کی بارگاہ میں ان کا مقام ناز کی حدیں پہلے کہنے ہوئے ہے لہذا قسم بارہ! اگر وہ کسی بھی کام کے لیے ذات الہیہ پر قسم ڈالیں کہ یہ کام ابھی ہو جانا چاہیے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔

جن سادہ لوح بندوں کی قسمیں خدا پوری فرماتے انہیں نگاہ حقارت سے دیکھنا قطعاً اچھا نہیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں!

خاکسارانِ جہاں را شکارت مگر  
تو چہ دانی کہ رویں گرو سوا رہا پاشد  
نہ دیکھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو  
یہ بیضا لیے نیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں  
وہ جذب و سستی کے عالم میں یہاں پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ اپنا وجود بھی انہیں  
نظر نہیں آتا وہ نوعیت کی منزل طے کرتے ہوئے پکارا بیٹھے ہیں یا اللہ!

جے میں تینوں باہر دھوڑاں میرے اندر کن سانا  
جے میں تینوں اندر دھوڑاں پھر متید جانا  
ہر دھج توں ایں ہر خاں توں ایں تینوں ہر توں پاک بچانا

میں بھی تو ایں توں بھی توں ایں بھر بلھا کون نما  
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

گر کسے وصف اوز سن پسند  
بیدل از بے نشاناں چہ گوید باز  
عاشقان ممشکان معشوقہ  
بر نیایہ ترکشکان آواز

مزید فرماتے ہیں!

اے مرغ سحر عشق زہر وادہ ہیا سوز  
کاس سوختہ را جاں شود آواز نیاہ  
ایں مدعیان در طلبش بے خبر اند  
کاس را کہ خبر شد خورش باز نیاہ

(گلستان ص ۸)

مہلاب کے ظاہر احوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے ان کے اشغال و اعمال و خالق خیر و شر کی حکمت جنس پر تعبیر کرنا چاہیے ان کا وجود صاحبانِ علم و فکر اور اربابِ مکاشفہ کے لیے نعمت سے کم نہیں ہے۔

امام احمد رضا اور مجاہد اپنی نوعیت کا واحد مقالہ ہے جو نہایت دلچسپی اور محبت سے پڑھا جائے گا جسے وقت کے زود نویس محقق عزم القام مکرم جناب سید صاحب حسین شاہ بخاری صاحب مدظلہ نے نہایت عرق ریزی کا عایت محنت اور انتہائی محبت سے مرتب فرمایا ہے شاہ صاحب اس تیزی اور برق رفتاری سے راہبر اقلیم کو چلا رہے ہیں کہ انسان اس سوچ میں خود ہو جائے کہ انہیں اپنی دیگر تمام مصروفیات اندرونی بیرونی سے عہدہ بردار ہونے کے ساتھ ساتھ مطالعہ کا کیسے وقت میسر آتا ہے جب راقم المسطور نے اس تازہ

شاہکار کو ملا حظہ کرنے کا شرف حاصل کیا تو یوں محسوس ہوا شاہ صاحب پر جذبہ مستی کا عالم غاری ہے اور اس کی طبیعت میں لکھتے چارے ہیں ہوائی و روحانی تقویٰ ذات کو کلمات طہیات کی حسین صورت قرطاس انہیں پر سہاگے چارے ہیں یوں بھی شریعت کے حدود و حدود ہوش و حواس سے متعلق ہے اکبر الہ آبادی اپنے رنگ میں شریعت و طریقت کے موضوع کو نظم کا لباس پہنا رہے ہوئے کہتے ہیں۔

شریعت	میں ہے	قیل	وقال	حبیب
طریقت	میں	محو حال		حبیب
شریعت	دل	معمل		مصطفیٰ
طریقت	عروج	دل		مصطفیٰ

حقیقت میں مجذوب عشق کے آخری حدود کو جب چھوتا ہے تو بقول بویری علیہ الرحمہ دریافت کرنے پر جذبہ مستی کا یوں اظہار کرتا ہے۔

فَسَالِمُكَ اِنْ قُلْتُ اَتُفَافِعُ  
وَمَا اَبْلُوكُ اِنْ قُلْتُ اَتُنْفِقُ فِيمِ

○

فَكَيْفَ تَسْكُرُ خَسْبًا بَعْدَ مَا نَهَدْتَ  
بِسَبِّ عَمَلِكَ عَذْلًا اَلْاَسْلَمُ عِشَامُ

○

بہر حال غلابیہ اللہ تعالیٰ کے، مخصوص بندے ہیں جنہیں دیگر مخلوق سے کوئی واسطہ و تعلق نہیں ہوتا وہ از خود نہ کہاتے ہیں نہ پہنچتے ہیں نہ پہنچتے ہیں نہ کہاتے ہیں انہیں سرورِ عمری نفع و نقصان کی خبر تک نہیں ہوتی اگر کسی نے کھلا دیا تو کھالیا لیا، پہنا دیا تو چھین لیا نہ ہلایا تو نہ ہلایا، سرویس میں بغیر کھل چادر لیے کون، گرمیوں میں لحاف اور لیں تو

پر وائیں۔

سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ نے بھی ایک بار اس منزل کو طے فرمایا تھا "اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب تک تو نہیں کھائے گا میں کھاؤں گا نہیں، چنانچہ فرستے ہیں مجھ پر ایک مرحلہ ایسا آیا کہ میں بھوک سے نہ حال ہو چکا تھا کئی روز سے کھایا ہی نہیں تھا، میرے سامنے ایک صاحب کھانا کھا رہے تھے جب وہ اپنے منہ میں لقمہ ڈالا تو میرا منہ خرد ہو کر کھل جاتا مگر میں نے طلب کا منہ بند کر رکھا تھا آخر ایک وقت ایسے آیا کہ ایک صاحب کھانا لائے مجھے کہنے لگے کھائیے میں نے انکار کیا، اس نے میرے منہ میں لقمہ ڈالنے شروع کر دیے اب میرا وعدہ پورا ہو چکا تھا سو میں نے کھالیا گو میری ذاتی خواہش پھر بھی نہیں تھی اس لیے کہ میری خوراک تو محبوب کا ذکر ہی تھی۔

و ذکر کرد سیدی  
و و جبکہ ان را بہت شفا دانی

رضا اکیڈمی دینائے اسلام میں واحد ادارہ ہے جس نے اپنے قیام سے تالیس دم لاکھوں سکن میں خوبصورت، عمدہ ترین اور اعلیٰ معیار میں شائع کر کے ایک نام پیدا کر لیا ہے یہ تمام تر کرم محبوب اکرم، قاسم عظیم الہیہ جناب احمد مجتبیٰ رحمہ مصطفیٰ ﷺ کا ہے جن کی نگاہ رحمت ہی بات بلی ہوئی ادارہ جناب سید صاحب حسین شاہ بخاری صاحب کا شکر گزار ہے کہ ایسے عمدہ مقالات سے رضا اکیڈمی کا دور کی قلمی معاونت میں بڑے اخلاص کا مظاہرہ فرما رہے ہیں اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم و حکیم جناب الحاج محمد منقول احمد ضیائی قادری مدظلہ کو صحت و سلامتی سے ہمیشہ سہرہ مند فرمائے جن کی مساعی جلیلہ سے ادارہ کو اللہ تعالیٰ نے عروج و بلندی اور تالیف کی نعمت سے نوازا، آخر میں ان تمام معاونین کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے جن کی مالی امداد نے رضا اکیڈمی کو فعال، ارا، ماننے میں راستہ ہموار کیے۔  
لفظ: محمد رضا صاحب قصوری سرید کے

## جذب کی دنیا

پرانصر محمد رسولہ شفقت سابق ذیل دیکھیں کہ کس طرح حسن ابدال  
ساکھ شریعت و طریقت کا جامع ہوتا ہے جبکہ جذب و حالت جذب میں  
ہونے کی وجہ سے باہوش نہیں ہوتا اس لیے شریعت کا تکلف نہیں لیکن سچے جذب و ک  
بیگانہ یہ ہے کہ وہ بھی شریعت مطہرہ کا مقابلہ نہیں کرے گا یعنی باوجود جذب کے شرعی  
احکام کو پہنچ نہیں کرے گا حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے  
کہ "جذب کی بیگانہ زور و اثر ہے ہوتی ہے اس کے سامنے آرو و پاک پڑھا  
جائے تو مکتوب ہو جاتا ہے۔" بعض لوگ پیدائشی جذب ہو جاتے ہیں اور بعض پروردگاری  
منازل طے کرتے ہوئے کسی مرحلہ پر جذب کی تکلیف طاری ہو جاتی ہے اور کچھ نفوس  
قدسیہ غلبہ شوق اور فوہ شوق سے زندگی کے آخری سالوں میں عالم استغراق میں چلے  
جاتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی  
کے نقش قدم پر ہوتا ہے" جیسے حضرت محبوب سبحانی قلب ربانی سیدہ عبدالقادر جیلانی  
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

"میں ہر کامل نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔"

حضرت خواجہ نعمین الدین چشتی امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ جب رسول  
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک آپ کے سر کا تاج ہے تو آپ (سیدنا غوث الاعظم) کا قدم  
القدس تمام دنیا کے سر کا تاج ہے۔

حالت جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں کیونکہ آپ کو

طور پر شجاعت الہی کی تاب نہ لا کر عالم جذب میں مست ہو گئے جذب کو جذب کی  
شریعت اللہ تعالیٰ کے قرب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے یعنی جذب وہ شخص ہے جسے  
اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو یہ عطیہ الہی ہے۔

ساکھ لطف روحانی کی بیداری سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اس وجہ سے اس  
کے شعور کی سمت قائم رہتی ہے اور اس کا شعور مغلوب نہیں ہوتا۔

جب کہ جذب و لطائف کی بیداری سے یکدم روحانیت کی بلند مراحلوں میں  
منتظر قیام ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی شعوری صلاحیتیں مغلوب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے  
وہ باہوش و خرو سے بے نیاز ہو کر دنیاوی دلچسپیوں سے لاتعلقی ہو جاتا ہے۔

حضرات صالحین کی جماعت نے عجاibat کے چار دائرے بیان فرمائے ہیں پہلا  
دائرہ ماسوت دوسرا دائرہ ملکوت تیسرا دائرہ جبروت اور چوتھا دائرہ لاہوت ہے ان میں  
سے تیسرا دائرہ جبروت انتہائی مشکل اور تکلیف دہ ہے کہ بڑے بڑے طالبان معرفت عرفان  
بحر میں غوطہ زنی کرتے ہوئے جب اس دائرہ جبروت میں آتے ہیں تو گرداب میں  
پھنس کر رہ جاتے ہیں اور دائرہ لاہوت کی طرف سفر نہیں کر پاتے اور جذب بھی اسی  
دائرہ جبروت کی مشکل راہوں میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں خوش بخت انسان وہ ہے جو  
مرشد کریم کی نظر کامل سے اس دائرہ جبروت کی بھی لاکر دے اور لاہوت کی داوئی  
مقدس میں اپنا قدم رکھے۔

(ج) کوئی دریاں موقی لے تریاں

تکوینی نظام میں اختیار، ابدال، امراض، نجا و نفا، اور قلب پر مشتمل روحانی  
انظامیہ باہوش نفوس قدسیہ کی جماعت ہوتی ہے جو سر قدر کی معرفت اور فطرت کی  
مشیت کا اور اک رکھتی ہے یہ نفوس مشیت الہی کے مطابق عمل و عمارت ہیں جذب و یوں

کے پروردگار سے ملتے ہوئے ہیں، جنہیں اس نظام کے تحت سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے چکر اور ہوشیار رہنے سے حادثات سے بچاؤ رہتا ہے اور ہر اہم میں کمی۔

انہیں عموماً اپنے پیش ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن جہاں بہت ضرورت ہو تو وہ اپنے آپ کو ظاہر بھی کر دیتے ہیں مثلاً کوئٹہ کے 1935ء کے ہولناک زلزلہ سے قبل بھی ایک مجذوب کوئٹہ کے بازاروں اور گلیوں میں یہ صدا لگاتا جا رہا تھا۔

"لوگو! شہر چھوڑ دو زلزلہ آ رہا ہے" مجذوب کے شہر چھوڑتے ہی زلزلہ نے کوئٹہ میں تباہی مچا دی۔

اپنے عہد کے مشہور مجذوب حضرت سید عبداللہ شاہ علیہ الرحمۃ (جن کے نام اس کتاب کا اقتساب کیا گیا ہے اور جن کا مزار مبارک ٹیکسلا ہری پور وڈ براستہ قارہ قیہ زو احاطہ بس سناپ کا سرہ مشرقی میں مرجع خلافت ہے) کے بھی کئی واقعات زبان زد عام ہیں 1947ء سے بہت پہلے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ "مگر یہ ملک چھوڑ جائیں گے"

حسن ابدال میں بھی اکثر و بیشتر دار میں کسی نہ کسی مجذوب کو بٹھا گیا ہے ماضی قریب میں ایک مجذوب جو "داڑھی ساہیں" کے نام سے مشہور تھے اور ان کا اکثر قیام حسن ابدال اور اس کے مضافات میں ہوتا وہ سیف زبان تھے جو بات ان کی زبان سے نکلتی وہ ہیکر دیتی۔

اور اب وہ چند سالوں سے نظر نہیں آ رہے حسن ابدال میں ایک اور مجذوب گزشتہ کئی سالوں سے سڑک کے کنارے کسی نہ کسی مقام پر بیٹھنے لکھا جاتا رہتا ہے وہ خاموش رہتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بہت تیزی کے ساتھ حرکت دیتے رہتے ہیں۔

اگرچہ دنیائے تصوف میں سالکوں کی اکثریت رہی ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ وہ اب بھی اپنے رنگ جلالی میں نمایاں رہے ایوب خان کے عہد میں حضرت لعل شاہ کوہ مری والوں کا بڑا اخیرہ تھا اب سورہی شریف تحصیل مری میں ان کا مزار جذب ایک کامنبر ہے۔

زیر نظر مقالہ "امام احمد رضا اور مجاذیب" میں محترم سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی کے ایک منفرد گوشے کو مستند حوالوں کے ساتھ سامنے لائے ہیں اس سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی مجاذیب سے محبت اور مجاذیب کی جانب سے اعلیٰ حضرت کے احترام کے تناک پہلو سامنے آتے ہیں۔

محترم سید صابر حسین شاہ بخاری اس سے پہلے اعلیٰ حضرت کی علمی، تبلیغی، سیاسی اور روحانی خدمات کے حوالہ سے ایک درجن سے زیادہ کتابیں ترتیب دے چکے ہیں۔

ان میں اکثر شائع ہو چکی ہیں اور اعلیٰ سنت کے حلقوں میں ان کتابوں کو بڑی پذیرائی ملی ہے خاص طور پر "تائید اعظم کا مسلک" تو علمی حلقوں سے، بجا طور پر خراج تحسین حاصل کر چکی ہے قریبا پانچ سو صفحات پر مشتمل یہ تحقیقی کتاب تائید اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بہت سے روحانی پہلوؤں کو سامنے لاتی ہے۔

پیش نظر مقالہ میں فاضل مصنف نے عظیم اور معروف اولیاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں مجذوب کی جامع تخریص بیان کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی اٹھ مشہور مجاذیب سے ملاقاتوں کا احوال نمبند کیا ہے۔

تاکرین اس مقالہ میں جذب وستی میں ڈوبے ہوئے قلندرانہ شان کے حامل مجذوبوں کی زبان سے نکلے "جئے" پر نہیں گئے تو انہیں ایک عجیب کیف و مرد محسوس ہوگا فاضل مرثب نے مقالہ کے آخر میں مآخذ و مراجع کا ذکر کر کے محققین کے لیے

آسانی پیدا کر دی ہے۔

اس مقالہ کو شائع کرنے کا اعزاز رضا اکیڈمی لاہور کے حصہ میں آیا ہے رخصت یا ت کے حوالہ سے اکیڈمی اب تک مختلف بینکروں میں بیعنا، بیچ کر کتابیں شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کر چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مؤید اللہ علیہ وسلم کے طفیل فاضل مرتبہ اکیڈمی کے منتظمین و معاونین کی ساری جہد کو مقبول و منظور فرمائے اور مزید توفیقات عالیہ سے نوازے۔

آمین خرم آمین بجاوید المرسلین علیہم السلام

پرنسپل

اسلامک انٹرنیشنل سکول

کلمہ چوک دھیم پال روڈ۔ راولپنڈی

۰ ازیج الاشانی ۱۴۲۵ھ

محمد سرور شفقت

تفصیل تاریخ (سال طاعت)

## مناظر جذب حق (۱۴۰۳ھ)

آگئی افزا ہے مبارک کا مقالہ بالیقین اس سناکے ترتیبی جاکتی ہے مہم کتاب کائنات علم و عرفان کے کئی عالی مقام دیکھنے میں گرچہ تھے مجاہد تھے سخت متاب صاحبان فہم و دانش ظاہر آمد ہوش و مست بلنا بیدار تھے لیکن ظاہر کو خوب دین و ملت کے محبہ و حضرت احمد رضا اک جہاں ہے جن کے علم حضرت سے فیضیاب ہے خود خود آشنا صاحب جنون و ہوشیار ان بزرگوں سے بھی دکتے تھے واپس آکر جناب یہ ہے اک موضوع حیرت خیز بھی دلچسپ بھی ہر توفیق اس کا مبارک ہے کیا ہے انتخاب

میں نے یوں طارق کی لطف سرور شیب سے

اس کی تاریخ طاعت "شان ہوش و اتحاد اب"

۱۴۲۵ھ

نتیجہ فکر: محمد عبدالقدیم طارق سلطان پوری

بسم الله الرحمن الرحيم

## مجاذیب کی عظمت

یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ مجاذیب اولیاء کرام کی ایک جماعت ہے جو احکام شرع کی تکلف نہیں دیتی۔ ان سے قلم شرعیۃ اللہ جاتا ہے۔ ان کی تہذیب نہیں کی جاسکتی لیکن ان کی عظمت و درغمت کو صوفیاء کرام نے تسلیم کیا ہے۔ اولیاء کرام کے تذکروں میں سائیکین کے ساتھ ساتھ مجاذیب کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر عتبات دہلوی علیہ الرحمۃ نے "اخبار الاولیاء" میں مجذوبوں کے حالات پر ایک انگ باس لکھا ہے۔ مفتی غلام سرور دلاہوری علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاولیاء" اور "حدیثہ الاولیاء" میں مجذوبوں کے حالات قلم بند کیے ہیں۔ جناب محمد اسحاق چشتی نے فقہانہ پاک و ہند جلد سوم مطبوعہ لاہور ۱۹۰۹ء کے صفحہ ۵۸ اور ۶۰ پر دو مجذوبوں کا ذکر کر کے انہیں شراحِ حسین چرچ کیا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتابوں "ارواحِ ثلاثہ" بمال الاولیاء" اور "امداد الملتحق" وغیرہ میں مجاذیب کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ صوفیاء و کرام اور علمائے کرام نے مجاذیب کی تعریف کیچھ ان الفاظ میں کی ہے۔

مولانا غلام دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"مجزوب صیغہ مفعول ہے۔ مصدر جذب ہے جس کے معنی ہیں کھینچنا اور لے جانا۔ صیغہ فاعل مجاذیب ہے جسکی جذبہ کرنے والا واپس طرف کھینچنے والا لہذا مجذوب وہ ہے جو کسی کی طرف کھینچا گیا ہو اور اس کا اطلاق "اللہ مست" پر کیا جاتا ہے یعنی وہ

مخلص جسے جاذبِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) تکلف و دنیا سے بے نیاز کر کے اپنی طرف ہا کر لے۔" (۱)

اسی طرح مختلف لغات میں بھی مجذوب کے معنی کھینچنا ہوا، کثرتِ خداوندی میں مددش "کے دے گئے ہیں۔" (۲)

ڈاکٹر فرید الدین قادری صاحب اپنے مقالہ "ڈاکٹر ریٹ" میں لکھتے ہیں:

"اولیاء اللہ کی اصطلاح میں "مجزوب" وہ شخص کہلاتا ہے جو بے اختیاری طور پر ایک ایسی حالت میں مبتلا ہو کہ اس پر شریعت کے قواعد و ضوابط کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ اس کی یہ حالت اختیار سے باہر ہوتی ہے کیونکہ خود سے اس حال میں مبتلا ہونا صوفیاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ شانِ عہدیت اللہ کی زندگی میں ہے اور مجذوب پر ایک ایسی کیفیت طاری رہتی ہے کہ وہ تکلف نہیں کہلاتا بلکہ مجبور و معذور کہلاتا ہے۔" (۳)

خواجہ شاہ محمد عبدالعزیز دہلوی فرماتی چشتی علیہ الرحمۃ قلم طراز ہیں:

"مجزوب وہ ہے کہ جس پر جذبہ الہی طاری ہو کہ ایک آن میں اسے وصل بحق کر دے اور تمام مقاماتِ عروج و اسباب و محالہ اس کے ملے ہو جائیں اور وہ مستغرق و محو ذات ہو جائے اور اس عالم سے بالکل بے خبر ہو جائے اور بحرِ عشق و دریا ہے تو حید میں مست و بے خود ہو جائے۔ اس وجہ سے ان پر قانونِ شریعت نافذ نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہ حالت سکر میں رہتے ہیں اور مقامِ بقا بعد الفناء میں نہیں آتے۔" (مخلصہ) (۴)

مولانا شاہ خالد میاں فاخری لایا گیا ہیں:

"مجزوب وہ بندہ جس پر خالق و مالک کی نظر ہو جائے اور بغیر ریاضت و مجاہدہ کے مقامات و مدارج تک رسائی حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں پہنچا ہوا، پاداشی میں مستغرق۔" (۵)



"مقامت زواریہ" کی یہ پندرہ سطور ملاحظہ فرمائیے:

"ایک دفعہ مجھ دلوں کے بارے میں یہ چچا گیا تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ دپ اور پوانے میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ کھینچی امور کیلئے مقرر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل سلب فرمالیتا ہے تاکہ وہ امور شرعیہ کے تکلف نہ کریں اور شرعی احکام کی بجائے صرف پروکروہ بگوئیں اور میں مشغول رہیں کیونکہ وہ حق ان کی عبادت ہے۔" (۶)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ نے مجھ دلوں کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"بخاری شریف کی ایک حدیث ہے جس کے مصداق مجھ دپ اولیا ہیں۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دُب ان شبعن الغیسر مدفوع بسا الاواب لوقسم علی اللہ لاہوۃ یعنی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے ہاں انھیں ہوتے اور گرد و غبار میں اُسے ہوتے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ اُنکوں کے دروازوں پر جائیں تو لوگ حقاقت سے انہیں دھکے دے کر نکال دیں لیکن خدا کے دربار میں ان کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھائیں تو پروردگار عالم ضرور اُن کی قسم پوری فرمادیتا ہے اور ان کی منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

گفتہ از عبد اللہ

گرچہ از خلقم عبد اللہ

ان کا کہا ہوا اکام اگرچہ اللہ کے بندے کی زبان سے نکل رہا ہے مگر تم یہ سمجھو کہ وہ اللہ کا فرمان ہے جو ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہے گویا جو کچھ ان کی زبان سے نکل

جاتا ہے وہی تقدیر الہیہ واداکتی ہے۔

حضرت دوانے روم الہی لوگوں کے ہارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ہے ادب ہرگز باشی باہنگ

ہست از دریائے وحدت راہنگ

خبردار! ہرگز مجھ دلوں کے ساتھ کبھی بے ادبی مست کرتا یہ لوگ دریائے وحدت کے مگرچہ ہیں جس طرح مگرچہ دریا میں بے خوف و خطر پھرتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہر خوف و غم سے بے نیاز ہو کر دنیا میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔

گرچہ ظاہری شود از خاکسار

باطش از نور معنی پرشار

اگرچہ ظاہر میں یہ لوگ خاک آلود ملے کھینچے ہوتے ہیں مگر ان کے باطن نور حقیقت سے مالا مال سمجھو۔

قبل مردن خویش را فانی کند

در چہان دین سلطانی کند

یہ لوگ موت و القبل ان تصوتوا پر عمل کرتے ہوئے موت سے پہلے اسی فانی ہو جاتے ہیں مگر دین کی دنیا میں یہ لوگ بادشاہی کرتے ہیں۔ (۷)

## امام احمد رضا اور مجذوب

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ایک ہمال کے جواب میں فرماتے ہیں:  
 ”مجھ مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔“ (۸)  
 ایک دوسرے ہمال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

”ہاں وہ (مجازیب) خود سلسلے میں ہوتے ہیں ان کا کوئی سلسلہ نہیں ان سے

آگے بڑھیں چلتا۔“ (۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی ایک ایسی شہرہ  
 آفاق اور ہر مسیحی شخصیت ہے کہ ان کے علمی جلال کے سامنے ان کے معاصرین نے  
 تسلیم کر دیا۔ علماء کرام اور صوفیائے عظام نے انہیں اپنا قائد بنا لیا اور شرعی فیصلوں  
 میں ان کے فتاویٰ کو صرف آخر سمجھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اکابر اولیاء کرام کا نہایت  
 ادب و احترام کرتے اور اولیاء کرام بھی ان پر اپنی نظر توجہ فرماتے اور شفقت و محبت سے  
 نوازتے تھے۔

اولیاء کرام سے محبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو دہشت میں ملتی تھی۔ جب بھی کسی  
 بزرگ کا حال معلوم ہوتا تو آپ حصول دعا و برکت کیلئے ان کی خدمت میں پہنچ جاتے  
 تھے۔ حتیٰ کہ مجازیب کی خدمت میں بھی چلے جاتے اور مجازیب جو شرعاً مرفوع و احکم

ہوتے ہیں آپ کی عظمت و رفعت کے سامنے جبین احترام قائم کر دیا کرتے تھے۔ قطب  
 الارشاہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے زمانہ کے چند مجازیب نے  
 آپس میں اسیف کے لازوال واقعات درج کیے جاتے ہیں۔ پڑھئے اور مجدد و امت  
 امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت و رفعت کے سامنے اپنا سر نیار چھکا  
 دیکھئے۔

جاتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب و ساکب ادب

تیری چوکھٹ پہ خم اہل دل کی جبین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا



## حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ

احمد آباد کے مشہور مجذوب حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوارِ پراخلی حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے، ان کی کرامات کا مشاہدہ کیا اور پھر ایک مجلس میں زبانِ فیض تر جمان سے بیان فرمایا:

"حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجازیب سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے، میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں، زمانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدہ پڑا، بادشاہ و قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعاء کے لیے گئے، انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قائل ہوں، جب لوگوں کی آہ و زاری حد سے گزری، ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منداٹھا کر فرمایا: چند پیسے یا اپنا سہاگ لیتے۔ یہ کہنا تھا کہ گناہیں پہاڑ کی طرح اٹھیں اور محلِ نقص بھر دیں۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے، دوسرے قاضی شہر کے جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے، مرد و اہلس پینٹے اور غداؤں کو چلے، اس پر انکار و مقابلہ کیا۔ چوڑیاں اور زیور اور زمانہ لباس اتار کر مسجد کو لے گئے، غلبہ خان، جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریر کی، اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا: اللہ اکبر ہر امر و نفی لایعوت ہے کہ کبھی نہ سرے گا اور یہ مجھے پیوہ کیسے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرمے لباس تھا اور وہی چوڑیاں، اسی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجذوبوں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کرے جو سن پینتے ہیں، یہ مگر اسی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد مذہب" (۱۱)

## مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ

مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کا اصل نام شاہ عبدالوحید خان علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ ہر وقت جذبِ خاری رہتا تھا۔ کسی نہ ہات جیت نہیں کرتے تھے اسی لیے "چپ شاہ میاں" کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ پہلی بھیت کے مشہور و معروف بزرگ ہیں آپ کا مزار بھی پہلی بھیت ہی میں ہے حضرت چپ شاہ علیہ الرحمۃ سٹول کے پا کھڑ کے قریب محلہ ڈوری لال میں جاسن کے درخت کے نیچے برہنہ جذب کی حالت میں پڑے رہتے تھے۔ قریب میں آگ سلگتی رہتی تھی۔ ہر وقت "چپ" کہتے تھے۔ ایک روز چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمائے گئے "ہے کوئی، ہے کوئی، ہے کوئی" اسنے میں ایک شخص ان کے پاس آ پہنچا۔ اس نے کہا، میاں کیا ہے؟ فرمایا، میں بوند ہوں، ہنر نکلا ہوا ہے ایک مہر بون آ رہا ہے جلدی سے کوئی کپڑا لادو کہ میں اپنے ستر کو چھپاؤں، اس شخص نے نیکل لاکر دے دیا، آپ نے اس نیکل کو اوڑھ لیا اور اپنا ستر چھپایا اور کھڑے ہو گئے کسی کے اظہار میں کہ اتنی دیر میں ایک پانک آئی جس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تشریف لا رہے تھے۔ پانک جب قریب پہنچی تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا پانک روک دی جائے۔ دلی اللہ کی خوشبو آ رہی ہے، پانک

رکی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پاکی میں سے اتر کر چپ شاہ میاں  
علیہ الرحمۃ کی طرف پہلے کہ چپ شاہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ  
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی طرف دوڑے اور چپٹ گئے۔ معاف  
کے بعد تیس منٹ تک پشتو زبان میں گفتگو فرمائی۔ دونوں  
غنییات کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ پھر  
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پاکی میں سوار ہوئے۔ جب پاکی چل دی  
تو چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ اپنی قیام گاہ پر آئے اور اس کھیل کو  
اتار کر پھینک دیا اور پھر پوسے ہی برہنہ ہو گئے۔

بہر تقدیم مجذوب چپ شاہ میاں اور میں کھیل دیکھیں ستر کو بے گماں  
ہوں کھڑے آپ کے واسطے مٹی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۲)



### مجزوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ

مجزوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ بریلی شریف کے مشہور بزرگ ہیں۔  
آپ پر بھی اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔

۱۶۳۱ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی  
ہار گاہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ حضور سید المرسلین اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا  
حضور پر نور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے  
اسی طرح آسمان پر بھی۔ اس کے بعد حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ نے پھر عرض کیا  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے، آسمان پر نظر نہیں  
آتی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پھر فرمایا کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا  
شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مجروح و بر شک و در، برگ و ثمر،  
شجر و حجر، شمس و قمر زمین و آسمان ہر شے پر ہر جگہ جاری تھی، جاری ہے اور جاری رہے  
گی۔ یہ جواب سن کر حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ چلے گئے۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا  
محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ کی عمر شریف اس وقت 6 سال مگی تھی، آپ کو غصے پر  
تشریف فرما تھے، کچھ دیر کے بعد کوٹھے پر سے گر پڑے۔ والدہ صاحبہ نے اعلیٰ حضرت  
علیہ الرحمۃ کو آواز دی اور فرمایا تم ابھی ایک مجذوب سے الجھے اور وہ مجذوب شاید غصے  
میں چلے گئے، کچھ جیسی تو یہ مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گر پڑے، مجذوب سے الجھنا نہیں  
چاہیے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گرے تو لیکن چوٹ  
نہیں لگی ہوئی دیکھا تو حضرت مسکرا رہے تھے۔ پھر فرمایا مولیٰ تعالیٰ جل و اعلیٰ اگر ایسے

ایسے معظفی رضا پڑا عطا فرمائے تو خدا کی قسم اس سب کو شریعت مطہرہ پر قربان کر سکتا ہوں لیکن شریعت مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دوں گا۔ پھر فرمایا یہ مجدد تو فقیر کے پاس اپنی اصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے سر پر ہے۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ زمین کی سر فرما چکے تھے اب آسمان کی سر فرمانے جا رہے تھے لہذا اس نظر کی ضرورت تھی جس سے حضور شہنشاہ کو بین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار امت آسمان پر بھی ملاحظہ فرماتے۔ اس لیے فقیر کے پاس تشریف لائے وہ نظر ان کو عطا کر دی گئی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ دوبارہ پھر تشریف لائے اور پلٹتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھ کر معافہ کیا اور پیشانی پر دم لی پھر فرمایا خدا کی قسم جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی بلکہ ہر جگہ ہر شے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے عظیم اب آسمان پر بھی حضور مایہ السلام کی حکومت نظر آ رہی ہے۔ (۱۳)

طوبی ہند مفتی نانپارہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد رجب علی صاحب تلمیذ و خلیفہ مفتی اعظم ہند کا بیان ہے کہ حاجی حمایت اللہ صاحب بریلوی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بریلی کے مشہور و معروف بزرگ قطب وقت حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ جب کہیں تشریف لے جاتے راستے میں بچے جیسے تو دعا کیے عرض کرتے۔ میں اس پاس ہونے کی دعا کرو دیتے تو حضرت دھوکا شاہ صاحب فرماتے جاؤ فیصل ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر بچے طبل ہوتے پریشان ہوتے تو پھر جاتے اور فرماتے یہ انہاں دھوکا شاہ ہے جس کو کہہ دیا پاس ہو جاؤ گے وہ فیصل ہو گیا اور جس کو کہہ دیا فیصل ہو جاؤ گے وہ وہ پاس ہو گیا، جن کا عالم یہ تھا کہ جب اصال کا وقت آیا تو ایک روز پہلے ہفتی کو چھپے دے

آئے، کچھ دہانے والے کو پیسے دے تے، گھر دے والے کو پیسے، آئے، کچھ، اسے کو، تھتے والے کو پیسے دے آئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان پر رہتے تھے، رات کو تقریباً دو بجے وصال فرمایا، گھر والوں کو بھی خبر نہیں صبح کو فجر سے پہلے محلہ سووا گران سے پیدل چل کر محلہ فیروزہ اعلیٰ حضرت تشریف لے گئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان کی کڑی کھانائی۔ حاجی صاحب باہر آئے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت تشریف لائے ہیں تو قدم بوس دے اور عرض کیا کہ حضور اس وقت کیسے تکلیف فرمائی، اعلیٰ حضرت نے فرمایا تم کو کچھ خبر بھی ہے حضرت دھوکا شاہ صاحب نے پرہ فرمایا۔ حاجی صاحب نے گھر میں جا کر جو دیکھا تو دھوکا شاہ صاحب وصال فرما چکے۔ اللہ اکبر، وصال فرمایا۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب کے گھر میں گھر والوں کو بھی خبر نہیں اور اعلیٰ حضرت سووا گری محلے میں رہ کر باہر ہیں، سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں۔ (۱۴)

## ۵۔ مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی یہ الرحمۃ

مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ کا شارحی نامور مریذیب میں ہوتا ہے۔ آپ حضرت شاہ جی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے بہت زیادہ عقیدت مند تھے۔ ایک ایسا وقت آیا کہ حضرت شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ نے آپ کو نو رحمت سے گلے سے لگالیا۔ اسی وقت آپ لڑخوردہ ہو گئے۔ تارک الدنیا اور صاحب خدمت ہو گئے۔ گھر بار چھوٹ گیا۔ شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ کے رسال کے بعد صاحب خدمت ہو کر بریلی چلے گئے۔ بریلی کے لوگ آپ کے بڑے مقتد تھے اور آپ کی بڑی خدمت کرتے تھے مگر آپ کسی شہر میں کہیں مستقل نہ ٹھہرتے تھے۔

مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ جب سوداگری محکمہ کی لکھنؤ سے گزرتے تو ہر طرف دیکھتے بھانپتے گھماتے ہوئے نکل جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سامنا نہ ہو جائے ان کی اس قدر احتیاط سے انداز ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے۔

ایک روز مولانا حسین رضا خان علیہ الرحمۃ نے دینا میاں علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ اس وقت ہاہر پانک میں تشریف فرما ہیں۔ چلے آپ کو ان سے ملا لائیں آپ اپنی کنگی زبان سے انکار کرتے رہے کہ:

”میں ناسنہ جاگو“ جب ان سے زیادہ اسرارہ و اتوارہ لے

”مولوی دجا احمد کھن شرے کے ملی

ہیں میں دا کے آگیا ہرگز نہ مانے جاگو میری

بھج کھلے بھنے ہیں۔“

یعنی: مولوی مباوی احمد رضا ان علیہ

الرحمۃ پابند شرع ولی ہیں میں ان کے

سامنے ہرگز نہ جاؤں گم میرا سر کھلا ہوا

ہے۔“ (۱۵)

مجذوب دینا میاں علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ ترین کو اپنی کرامت سے روک دیا تھا۔ شہر بریلی کے ہندو اور مسلمان سبھی ان کے نام سے واقف ہیں۔ ایک دن ان کا گزر خلد سوداگران میں ہوا جب وہ اعلیٰ حضرت کی مسجد کے سامنے پہنچے تو آپ کا شانہ اقدس سے تشریف لارہے تھے۔ دینا میاں آپ کو دیکھ کر بھاگے اور ایک گلی میں جا کر چھپ گئے۔ لوگوں نے کہا میاں کیوں بھاگتے پھرتے ہو۔ فرمایا کہ بابا مولودا آوت ہے۔ لوگ بولے کہ مولوی صاحب آ رہے ہیں تو کیا: دو دو گھنٹوں پہلے چھپ کر فرمایا ”پھر ج کھلے بھنے“ یعنی قابل سترجم کا حصہ کھلا ہوا ہے لہذا ایسی حالت میں ایک عظیم المرتبت پیشوا سے طریقیت کے سامنے جانا اس کے احقر کی خلاف ہے۔ (۱۶)

## ۱۰۔ مبہائم شریف کے ایک مجدد علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممتاز خلیفہ عید السلام مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری علیہ الرحمۃ کی محبت پر ایک بار جبل پور شریف لے گئے وہاں مبہائم شریف کے ایک مجدد کی شہرت سنی تو ان سے ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ عید السلام مولانا محمد عبدالسلام علیہ الرحمۃ اور ان کے صاحبزادے مفتی محمد برہان الحق علیہ الرحمۃ مجدد کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اس ایمان افروز ملاقات کی روداد خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمۃ کی زبانی سنئے:

”ایک روز اعلیٰ حضرت نے والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) سے فرمایا: ”آج عصر کے بعد ایک مجدد بزرگ کی زیارت کیلئے باندھ چلنا ہے۔“ واپسی میں مغرب مبہائم شریف میں ادا کر کے دعوت ہے۔ آپ عصر سے پہلے آ جائیں۔“ ہم لوگ حسب ارشاد عصر کے وقت حاضر ہو گئے اور اعلیٰ حضرت کے ساتھ باندھ بیٹھے۔ مسجد کے مشرق کی جانب ایک ٹین کے بال کے باہر بڑا مجمع تھا۔ اعلیٰ حضرت کو دیکھ مجمع نے راستہ دیا۔ حضرت کے پیچھے ہم لوگ ہال میں داخل ہوئے۔ تخت پر ایک بزرگ عمامہ باندھے ہر وقت سے لاکے بیٹھے ہیں۔ دلائل الخیرات شریف دونوں ماتھے سے آنکھوں کے بالکل متصل پڑھنے میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کتاب بند کر دی۔ اعلیٰ حضرت سے معاف کرتے ہوئے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا۔ ہم سب قدام پوی کر پڑے تھے تو ہم سب کو ایک بڑے ہال میں بٹھایا گیا۔ پورا ہال بھر اہل ہوا تھا۔ چند من بعد وہاں کے منتظم خاص حاجی قاسم آئے۔ اعلیٰ حضرت سے

عرض کیا: ”جواگ مجدد صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان بیٹے پورانی قبہ و تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے۔ آپ حضرت بیٹے، زیارت لیا گیا تو فرمایا چاہو کافئ قبوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے۔“

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چاہو کافئ قبوہ تیار کرنا، ایسا اب اس لیے تینوں کو مل کر پلایا جائے چنانچہ ایک بڑے سوار میں تینوں مل کر پلایا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر سب سے لگایا تو اتنا لذیذ پایا کہ پورا بیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم پوی کر کے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ اسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت معاف کر کے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم پکڑ کر عرض کیا: ”میرے لیے دعا سے خیر فرمائیے!“ بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سدیحی الخاف تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

”اس کے پیچھے چلتا جا، میرے پیچھے سب چلیں گے۔“

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا: ”برہان میاں! آپ سے مجددی سے کیا کہا تھا؟“ میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک بھیرے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان قدیمین، برہان اللہ

بنائے، آمین“، والد اور چچا نے آمین کہا۔ (۷۱)



## .. ایک گمنام مجذوب علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا رحیم بخش آرومی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الفراء کے مالانہ جلوں میں اکثر اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آراکی واپسی میں بنارس کے انٹیشن پر اتر پڑے اور تانگہ چلا کر سوار ہو کر ناہلوم مقام کیلئے روانہ ہو گئے۔ قحوی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران ادھیڑ عمر کا ایک شخص بدن میں بے جھوٹ ملے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں تبھلا کر رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہو کر چلا گیا اور آپ بھی باچشم غم واپس لوٹ آئے۔ اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کیونہ تھے؟ آپ نے فرمایا: حاجی صاحب، آرمکھائیے بیڑن شمار کیجئے۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے بادب اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باذن

## ۸۶ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی

### خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (م ۱۳۵۰ھ) گروہ مجاہدین میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف و جذب میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس و لحاظ اس مراد قدر کی کتاب زندگی کامل آدیر عنوان ہے

۱۲۸۷ھ میں دوری گاؤں ضلع تپا موچی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خال محترمہ پنڈول بزرگ ضلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں تانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے کتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور توڑنہ ضلع جھڑک کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ عشق کے یہ طالب علم جنسی لے کر گھر آ رہے تھے۔ ابھی آپ نے آدھی منزل طے کی تھی کہ چاک رحمت الہی کی گھنٹھی اور آپ کے پورے وجود کو تر کر گئی پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک شبلی اٹھائے ظاہر ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے ”چچہ شبلی پکڑو“ شبلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہو گئے۔ آپ وہ شبلی لے کر کافی دیر تک اس نورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس شبلی کو کھولا۔ شبلی کو کھولا تھا کہ آپ پر ایک وجد و کیف کی کیفیت طاری ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا آپ ہمیشہ اچھے بال، پریشان حال اور چھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جغرافیہ وہ پورا ہوا جاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آجاتا اور اگر لگا ہیں پھیر لیتے تو پھر جانی اس کے لیے مقدر ہو جاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ رحمۃ اکملہ جذب و کیف کے عالم میں رہتے عمر سیرت و کردار کا کوئی گوشہ شریعت سے متصان نہ ہوئے، یا، جذب و کیف سے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر و حضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے لواحق کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہوتا تو فتاویٰ رضویہ کی درق گردانی فرمائیے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے سوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شافی جوابات ملتے ہیں۔

جہاں کہیں آپ شک تردید کا شکار ہوئے فوراً فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں اختلاف و ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول "سچ مجاہد کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا بھی مقابلہ نہ کرے گا" کا مکمل نمونہ تھے۔

۱۳ شعبان الحکم ۱۲۵۰ھ کو صیغہ صادق کے وقت فرض نماز کے آخری سجدہ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

منہار شمع حاجی پور میں دریائے گنگا کے کنارے آپ کا مزار پر انوار مرجع خلافت ہے۔ ۱۶۔

## حواشی و حوالے

- 1- بابنامہ مہر و ماہ لاہور ستمبر 1990ء ص 27
- 2- محمد عبداللہ خوشنکی فرہنگ عامہ مطبوعہ نئی 1946ء ص 456
- 3- فرید الدین قادری صاحبزادہ۔ سندھ کے اکابرین قادریہ کی کہانی اور ان خدمات مطبوعہ کراچی 1998ء ص 99
- 4- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، خوابہ اصطلاحات مصوفیہ مطبوعہ لاہور ص 133
- 5- شاہ خالد مکاں فارغی مولانا : اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص 76
- 6- محمد علی : مقامات و ذاریہ ص 126
- 7- عبدالصطفی اعظمی، علامہ : نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی 2001ء ص 173
- 8- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208
- 9- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 345
- 10- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 386
- 11- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208

- 12- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء جس 47
- 13- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء جس 49
- 14- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء جس 50
- 15- حسنین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت و کرامات مطبوعہ  
لاہور جس 99
- 16- بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخلصین مطبوعہ لاہور  
1985ء جس 338
- 17- محمد بہان الحق جلی پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور  
1981ء جس 80
- 18- سہ ماہی افکار رضا مئیں نئی نئی تاریخ 2001ء جس 26
- 19- سالنامہ یادگار رضا مئیں 1999ء جس 94 تا 98

عرض کیا "جو لوگ تہذیب صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کیلئے چا، کاف، قبوہ تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں چلا جاتا ہے۔ آپ حضرات کیلئے دو، یا ت کیا گیا تو فرمایا چا، کاف، قبوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت چلا یا جائے۔"

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چا، کاف، قبوہ میں کتا م لیا ہے اس لیے تیزوں کو ملا کر چلا یا جائے چنانچہ ایک بڑے سوار میں تیزوں کو ملا کر چلا یا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دیے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر لب سے نکالا تو اتنا لڈیو پایا کہ پورا پیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کر کے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت مصافحہ کے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم پکڑ کر عرض کیا: "میرے لیے دعائے خیر فرمائیے!" بزرگ نے میری چین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: "سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

"اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے۔"

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا: "برہان میاں! آپ نے تہذیب سے کیا کہا تھا؟" میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک بکھیرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین، برہان الہیہ

بنائے۔ آمین" والد اور چچا نے آمین کہا۔" (۱۷)

## ۱۔ ایک گمنام مجذوب علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا رحیم بخش آرومی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الفراء کے سالانہ جلسوں میں اکثر اپنے جیروں و مشران علی حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آراکی واپسی میں بنارس کے اسٹیشن پر اتر چڑھے اور تانگہ بلا کر سوار ہو کر نامعلوم مقام کیلئے روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران ادھیر عمر کا ایک شخص بدن میں بھسود لے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں ہم کلام رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہو کر چلا گیا اور آپ بھی باجٹم نم واپس لوٹ آئے۔ اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا، حاتی صاحب آہم لکھنے چہ نہ شریکین۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے باادب  
اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باذن

## ۲۔ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی

### خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (م ۱۳۵۰ھ) مرہومہ مجذوب میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف و جذب میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس دلاتا اس سرقندہ کی کتاب زندگی کا دل آویز عنوان ہے

۱۲۸۷ھ میں دوری کا قوس طلع تپا مزمی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خالہ محترمہ پنڈول بزرگ طلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں نانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے کتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور توڑنہ طلع رورنگ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ عشق کے یہ طالب علم چھٹی لے کر گھر آ رہے تھے۔ انہی آپ نے آدمی منزل طے کی کہ ایک رحمت الہی کی گنا انہی اور آپ کے پورے وجود کو ترک کر گئی پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک چھیلی اٹھائے ظاہر دہنے اور پیر ماتے ہوئے ”چھیلی چکڑ“ چھیلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہو گئے۔ آپ وہ چھیلی لے کر کافی دیر تک اس اورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس چھیلی کو کھولا۔ چھیلی کو کھولنا تھا کہ آپ پر ایک دھندہ کیف کی کیفیت طاری ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا آپ ہمیشہ اچھے بال، پریشان حال اور پیٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جو فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آجاتا اور اگر نگاہیں پھیر لیتے تو پھر جیسی اس کے لیے مقدر ہو جاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی با، خلیہ رحمۃ الیکم جذب و کیف کے عالم میں رہتے مگر میریت و کردار کا کوئی منہ شریعت سے تصادم نہ ہونے لیا۔ جذب و کیف نے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر و حضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

محمد واسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے لواحق کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کی ورق گردانی فرمائیے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے سوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے کشانی جوابات ملتے ہیں۔

جہاں کہیں آپ شک تردد کا شکار ہوئے فوراً فقہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں استفسار ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول ”سچے مجدد کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا“ کا کل نمونہ تھے۔

۱۳ شعبان الحظیم ۱۳۵۰ھ کو حج صادق کے وقت فرض نماز کے آخری حصہ میں آپ اپنے خالص حقیقی سے جا ملے۔

منہار ضلع حاجی پور میں دریائے گنگا کے کنارے آپ کا مزار پر نور مرجع خلافت ہے۔ ۱۹ء

## حواشی و حوالے

- ۱- بابائے مہر و ماہ لاہور ستمبر ۱۹۹۰ء ص ۲۷
- ۲- محمد عبدالغنی خورشیدی، جنگ سر و مطبوعہ یو پی، ۱۹۴۶ء ص ۴۵۶
- ۳- فرید الدین قادری صاحبزادہ سندھ کے اکابرین قادریہ میں دینی خدمات مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء ص ۹۹
- ۴- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، غولہ، اصطلاحات مصوفیہ مطبوعہ لاہور ص ۱۳۳
- ۵- شاہ خالد میاں خاخری مولانا : اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص ۷۶
- ۶- محمد علی : مقامات زواریہ ص ۱۲۶
- ۷- محمد مصطفیٰ اعظمی، اعلامہ : نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی ۲۰۰۱ء ص ۱۷۳
- ۸- محمد مصطفیٰ رضا خان نور مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص ۲۰۸
- ۹- محمد مصطفیٰ رضا خان نور مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص ۳۴۵
- ۱۰- محمد مصطفیٰ رضا خان نور مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص ۳۸۶
- ۱۱- محمد مصطفیٰ رضا خان نور مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص ۲۰۸

- 12- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء ص 47
- 13- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء ص 49
- 14- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی  
1987ء ص 50
- 15- حسین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت و کرامات مطبوعہ  
لاہور ص 99
- 16- بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخالفین مطبوعہ لاہور  
1985ء ص 338
- 17- محمد برہان الحق جہل پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور  
1981ء ص 80
- 18- سہ ماہی افکار رضا مبینی جنوری تا مارچ 2001ء ص 26
- 19- سالنامہ یادگار رضا مبینی 1999ء ص 94 تا 98

خاکساران جہاں راسخارت منگر  
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد



ندیکھان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھان کو  
یہ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں  
(اقبال)



مدینے کے لہذا دیٹھے ہیں دنیا کے امام النثر  
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد ﷺ کے غلام اکثر  
(اکبرالہ آبادی)